مجدد کون

اور

مجددین کے کارنامے

مصنف: مولانا شہزاد قادری ترابی صاحب

المدینہ لائبریری ٹیم



almadinalibrary

مجدد کون اور چودہ صدیوں
کے مجددین کے کارنامے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ مجادلہ سے آیت نمبر 22 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے اس دین کو قیامت تک باقی رکھنے کی

خاطر یہ نظام قائم فرمایا کہ ہر صدی کے سرے پر کم از کم اپنے ایسے ایک بندے کو ضرور کھڑا کرتا ہے جو اپنی بے پناہ خداداد صلاحیتوں کے لحاظ سے تاجدار کائنات ﷺ کا نائب اور مظہر اتم ہوتا ہے۔ وہ اپنے دور میں دین پر پڑی ہوئی گرد وغبار کو صاف کر کے دین کے چہرے کو نکھار دیتا ہے۔ ایسے شخص کو اصطلاح دین میں مجدد کہتے ہیں، جس کی بشارت نبی کریم ﷺ نے عطا فرمائی۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث شریف مجدد کے متعلق سماعت فرمائیں۔

حدیث شریف = ابوداؤد شریف میں حدیث نمبر 887 نقل ہے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے سرے پر ایک ایسے شخص کو کھڑا کرتا رہے گا جو اس کے لئے اس کے دین کو درست کردے گا۔

اس پسندیدہ دین کو ناپسندیدہ بنانے کے لئے اہل باطل روز اول سے برابر کوششیں کرتے رہے۔ آج بھی کر رہے ہیں اور آگے بھی کرتے رہیں گے مگر اہل حق کا گروہ علمائے ربانین اور مجدد دین اسلام کی مجاہدانہ کوششوں سے یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جیسا کہ پہلے بھی غالب رہا۔

☆ مجدد عطیہ ربانی ہوتا ہے:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے کہ اپنے محبوب ﷺ کو بھیج کر نجات کی ساری راہوں سے باخبر کردیا۔ سفید وسیاہ سے واقف کرادیا۔ ساتھ ہی ان کی رکھوالی اور نگہداشت کے لئے علمائے حق کا گروہ مقرر فرمایا۔ مگر اس کے باوجود ہر صدی کے اختتام پر جب فتنے اُٹھتے ہیں، حق وباطل میں فرق کرنا مشکل ہوجاتا ہے تو خالق کائنات خاص اپنی جانب سے مجدد کو بھیج دیتا ہے، تاکہ اُس کی ہدایات کے ذریعہ خدا کے بندے حق سے آشنا ہوسکیں، حق وباطل کا امتیاز کرسکیں اور فتنوں سے نجات پاکر صراط مستقیم پر گامزن ہوسکیں۔ یوں تو دنیا میں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ پیدا ہوتے ہیں مگر مجدد کی آمد عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتی بلکہ وہ گمراہی اور فتنوں کے دلدل میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لئے عطیہ ربانی اور انعام الٰہی بن کر جلوہ گر ہوتا ہے اور لوگ پیدا ہوتے ہیں مگر ان نفوس قدسیہ کو رب تعالیٰ بھیجتا ہے۔

☆ مجدد کا کام کیا ہوتا ہے:

مجدد دین کی تجدید کرتا ہے۔ لفظ تجدید یہ عربی زبان میں باب ''تفعیل'' کا مصدر ہے۔ اس کے معنی ہیں: تازہ کرنا، نیا کرنا اور جدت پیدا کرنا۔

حدیث شریف کے جو الفاظ ہیں "**یجدد لھا دینھا**" یعنی مجدد کا کام یہ ہے کہ وہ اُمّت کے لئے دین کو تازہ اور صاف وشفاف بنادے۔

علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب فیض القدیر جلد اول صفحہ نمبر 14 پر فرماتے ہیں کہ مجدد کا کام یہ ہے کہ شرعی احکام جو مٹ چکے ہیں، سنتوں کے آثار جو ختم ہوگئے ہیں اور دینی علوم ظاہری ہوں یا باطنی جو پردۂ خفا میں چلے گئے ہیں، ان کا احیاء کرے یعنی زندہ کرے۔

امام ملا علی قاری علیہ الرحمہ مرقات المفاتیح جلد اول صفحہ نمبر 461 پر فرماتے ہیں کہ مجدد کا کام یہ ہے کہ وہ سنت کو بدعت سے ممتاز کرے۔ علم میں اضافہ کرے اور اہل علم کو عزت وقوت دے اور بدعت اور اہل بدعت کی بیخ کنی کرے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مجدد وہی ہوگا جو علوم دینیہ سے واقف ہو اور ساتھ ہی رات دن اپنی توانائیاں سنتوں کے احیاء، اس کی نشر واشاعت اور اہل سنن کی مدد وحمایت میں لگادے اور بدعتوں کو مات دینے، برے امور کو مٹانے اور اہل بدعت کی سرکوبی کے لئے سرگرم رہے۔

☆ تجدید کا دائرہ بڑا وسیع ہے:

علمائے اسلام کے اقوال کو مدنظر رکھ کر تجزیہ کریں تو یہ بات سامنے آتی

ہے کہ تجدید کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ محدود نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ اس لئے کہ اسلام کو پھیلانے اور سنتوں کو عام کرنے کے مختلف طریقے ہوسکتے ہیں۔

1...... بدعتوں کے رد میں کتابیں لکھ کر دنیا کو ان کے خطرات سے آگاہ کیا جائے۔

اس سلسلے میں امام غزالی، امام رازی، امام جلال الدین سیوطی اور امام احمد رضا خاں رحمہم اللہ کے نام لئے جاسکتے ہیں۔

2...... جن حدود میں حکمرانی ہو، وہاں سے بدعتوں کا قلع قمع کیا جائے اور سنتوں کی نشر واشاعت کی جائے۔

اس سلسلے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت خلیفہ قادر باللہ اور حضرت اورنگ زیب عالمگیر رحمہم اللہ کے نام لئے جاسکتے ہیں۔

3...... اپنے شاگردوں کی ایسی جماعت تیار کردی جائے جو سنتوں کی اشاعت اور بدعتوں کا خاتمہ کرنے میں سرگرم ہو۔

اس سلسلے میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت ملا محب اللہ بہاری، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور بحر العلوم علامہ عبدالعلی فرنگی محلی رحمہم اللہ کے نام لئے جاسکتے ہیں۔

4...... ایسے علوم وفنون پر اپنی سچی تحقیقات کی جائیں، زمانہ جن کا محتاج ہو اور جو قرآن وحدیث اور اسلام فہمی میں معین و مددگار ثابت ہوں جیسے صرف، نحو، بلاغت اور لغات عربیہ کی توضیح وتشریح کرنا جن کی روشنی میں علمائے وقت آسانی سے خدمت اسلام کرسکیں۔

اس سلسلے میں علامہ سید مرتضیٰ حسین زبیدی علیہ الرحمہ کا نام لیا جاسکتا ہے۔

5...... وعظ و ارشاد کے ذریعے اسلامی افکار کی ترویج و اشاعت کی جائے اور حال وقال ہر اعتبار سے برائیوں کا سدباب کیا جائے۔

اس سلسلے میں حضرت معروف کرخی، سرکار بغداد حضور غوث پاک، خواجہ غریب نواز اور خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہم اللہ کے نام لئے جاسکتے ہیں۔

6...... ظالم وجابر بادشاہ یا کسی صاحب اقتدار کی ماتحتی میں کسی اسلامی اصول کی بے حرمتی اور پامالی کی جارہی ہو اور باطل افکار ونظریات کو اسلامی ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہو، اس کے خلاف حق وصداقت کی آواز بلند کر کے لوگوں کے ایمان وعقیدے کو محفوظ رکھا جائے۔

اس سلسلے میں حضرت امام احمد ابن حنبل اور امام ربانی مجدد الف ثانی

شیخ احمد سرہندی رحمہم اللہ کے نام لئے جاسکتے ہیں۔

☆ بالغ نظر علماء مجدد کا خطاب دیتے ہیں:

کسی کو مجدد ماننا، اس کے کارناموں اور علمائے محتاطین کے حسن ظن سے پایا جاتا ہے۔ اگر کوئی اس سلسلے میں تامل کرے یا انکار ہی کر بیٹھے، تو شرعاً اس پر کوئی حکم عائد نہیں ہوتا اور نہ کسی کو مجدد ثابت کرنے کے لئے مردم شماری کی ضرورت ہوتی ہے، جیسا کہ بعض برادران عقیدت نے سوچ رکھا ہے اور نہ یہ باتیں جدال ونزاع کی ہیں۔ بالغ نظر علماء حقہ کو اس سلسلے میں اختیار ہے کہ اپنی صوابدید پر کسی کو چاہیں، مجدد تسلیم کریں۔ کسی کو زور زبردستی کا حق نہیں، نہ کسی پر طعن کرنے کی ضرورت ہے کہ کسی بندۂ مومن کو اذیت دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

☆ مجدد کا مقام:

گیارہویں صدی کے مجدد امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اپنے فارسی مکتوبات کی دوسری جلد کے صفحہ نمبر 15 پر فرماتے ہیں۔ مجدد وہ مقام رکھتا ہے کہ اس کے زمانے میں اُمّتوں کو جتنے فیض پہنچتے ہیں، وہ اس کے واسطے سے پہنچتے ہیں، اگرچہ اس وقت اقطاب، اوتاد، ابدال، نجباء اور اولیاء ہوں۔

معلوم ہوا کہ اپنے دور کے مجدد کی طرف رجوع کئے بغیر کسی بڑائی و بزرگی، منصب و مرتبہ کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ مجدد ہی فیض بخش عالم ہوتا ہے۔ سوچنے کی بات ہے بحیثیت مجدد، کیا عوام، کیا علماء، کیا صوفیاء، کیا فضلاء...... جو سب ہی کا امام ہو، وہ طریقت وتصوف میں کتنے اونچے مقام پر ہوگا؟

☆ صدی کے آخر میں مجدد بھیجنے کا راز:

کسی کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ صدی کے اختتام پر ہی مجدد کی بعثت کیوں ہوتی ہے؟ آخر اس میں کیا حکمت ہے؟

ماہرین تاریخ انسانیت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ ہر سو سال کے بعد دنیا کے بہت سے حالات و معاملات عموماً تغیر پذیر ہو جاتے ہیں۔ انسانوں کا مزاج اور معیار بدلنے لگتا ہے۔ زبان و ادب میں نمایاں تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک نسل کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور دوسری نسل اس کی جگہ سنبھال لیتی ہے۔ ایسے موقع پر یہ مجدد بندگان خدا کے لئے رحمت الٰہی بن کر جلوہ گر ہو جاتا ہے اور صدی کی سنگین آزمائشوں کی وجہ سے دین میں پیدا شدہ خرابی اور نقصان کی تلافی کرتا ہے۔ آخری زمانے میں جب دجال کا خروج ہوگا۔ وہ گھڑی بھی اختتام صدی کی ہوگی۔ چونکہ تمام صدیوں میں ابھرنے والے

فتنوں میں سب سے خطرناک فتنہ دجال کا فتنہ ہوگا لہذا اس کے مقابلے کے لئے رب تعالیٰ نے اسی طرح کے مجدد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتخاب فرمایا ہے جو گزشتہ سارے مجددین حضرات پر اپنی خصوصیت کی بنیاد پر فائق ہیں۔

☆ ایک صدی میں کئی مجدد ہو سکتے ہیں؟

امام بیہقی علیہ الرحمہ، مجدالدین ابن اثیر جزری، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہم اللہ وغیرہ اکثر محدثین اسی کے قائل ہیں کہ یہاں حدیث میں ''من'' عام ہے جو واحد کثیر سب کو شامل ہوتا ہے۔ یہ ایک استقرائی چیز ہے۔ اگر آپ بھی تاریخ کے صفحات الٹ کر دیکھیں گے تو ہر صدی میں کوئی نہ کوئی بڑا معاملہ ضرور پائیں گے اور مختلف علاقوں میں مختلف فتنوں کا وجود ملے گا۔ ظاہر ہے کہ ایک ہی شخص اتنے سارے فتنوں کو کیسے سر کر سکتا ہے، اس لئے محدثین کا ماننا ہے کہ ایک صدی میں بیک وقت کئی مجدد ہو سکتے ہیں۔

مجددین کی آمد پہلی صدی سے شروع ہوئی۔ اب آپ کے سامنے پہلی صدی سے چودھویں صدی تک تمام مجددین کی فہرست اور ان کے کارنامے پیش کرتا ہوں۔

☆ پہلی صدی کے مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ

الرحمہ:

ولادت: آپ مقام حلوان میں جو مصر کے مضافات میں واقع ہے، 61ھ یا 63ھ میں پیدا ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء، صفحہ نمبر 183)

☆تجدیدی کارنامے:

1......آپ نے سب سے پہلے ان جائیداد کو لوٹایا جنہیں شاہی خاندان کے افراد، حکومت بنی امیہ کے عمال اور دوسرے عمائدین سلطنت نے اپنے تصرف میں لے رکھا تھا۔

2......آپ سے قبل خلفائے بنوامیہ کے دور میں بیت المال میں کچھ خرابیاں آ گئی تھیں۔ آپ نے اس معاملے کو درست فرما دیا۔

3......بیت المال کی آمدنیوں میں خمس کے پانچ مصارف متعین ہیں۔ مصارف میں سب سے مقدم اہلبیت ہیں لیکن ولید اور سلیمان نے اہل بیت کو ان کے حق سے محروم کر دیا تھا۔ آپ نے مال خمس کو صحیح مصارف میں صرف کیا اور اہل بیت کو ان کا حق دلایا۔

(طبقات ابن سعد، جلد 5، ص 270)

4......آپ نے تمام مظالم کا خاتمہ کر کے اپنے دور کو عدل وانصاف کا گہوارہ بنا دیا۔ آپ نے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیا۔

(تاریخ الخلفاء، ص 180)

5......غیر مسلم رعایا (ذمی) کو جو حقوق اسلام نے دیئے ہیں، کسی اور مذہب میں یہ چیز نظر نہیں آتی لیکن بعض امراو سلاطین نے اپنے مفاد کے لئے ان حقوق کی پاسداری میں کوتاہیاں برتنے لگے۔ آپ نے ان ذمیوں کو پھر وہی مقام عطا کر دیا جو دور فاروقی میں تھا۔

6......آپ کا حقیقی مقصد دین کی تبلیغ واشاعت اور شریعت اسلامیہ کو اس کی اصلی حالت پر لوٹانا تھا، آپ نے معاشرے سے غیر اسلامی اعمال و افعال کو مٹایا جو روح شریعت اور اسلامی مفادات کے خلاف تھے۔ آپ نے ہر مسلمان کے دل میں دین کی محبت اور شرعی اعمال کا لگاؤ پیدا فرما دیا اور ایسی تمام کوششوں پر پابندی لگا دی جس سے لوگوں کے عقیدے یا اعمال میں فساد ہونے کا خطرہ تھا۔

7......آپ کا ایک اہم کارنامہ یہ تھا کہ اموی خلفاء اور ان کے عمال خطبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر لعن طعن کرتے تھے اور اسے خطبہ کا جز بنالیا تھا۔ آپ نے اس بدعت سیئہ کا خاتمہ کر دیا۔ (تاریخ الخلفاء)

8......شراب پینے کی وجہ سے معاشرے میں نت نئی برائیاں اور فحاشی منظر عام پر آنے لگی۔ آپ نے شراب پر مکمل پابندی عائد کر دی اور

احکامات جاری کئے کہ اگر کسی نے شراب پی تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔

(تاریخ ابن کثیر)

☆ دوسری صدی کے مجدد:

☆ حضرت امام محمد بن ادریس شافعی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ علیہ الرحمہ کی ولادت 150ھ کو غزہ شام میں ہوئی۔ ایک قول کے مطابق ''عسقلان'' شام میں ہوئی۔ بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ ''یمن'' میں ہوئی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

(ابن خلکان، جلد دوم، صفحہ نمبر 212)

☆ تجدیدی کارنامہ:

دوسری صدی میں خلیفہ فتنہ بن کر کھڑا ہوا، جس نے مسئلہ خلق قرآن اور دوسری بہت سی اعتقادی بدعتیں زیر بحث لاکر علمائے وقت کو آزمائشوں سے دوچار کردیا۔ یہ فتنہ اس قدر سنگین ثابت ہوا کہ پڑھی لکھی آبادیاں بھی اس سے نہ بچ سکیں، جنہوں نے قرآن کو مخلوق نہ مانا، انہیں زدوکوب کیا گیا۔ قیدوبند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے۔ بلکہ بہت سے اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں نے جام شہادت بھی نوش فرمایا۔

ایسے نازک حالات میں اللہ تعالیٰ نے امام شافعی علیہ الرحمہ کو بھیج کر لوگوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت فرمائی۔ آپ سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے خلق قرآن کے قول پر فسق کا فتویٰ دیا اور قائل کی تکفیر فرمائی ہے۔

☆ تیسری صدی کے مجدد:

1: امام ابوحسن علی بن اسماعیل اشعری علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ کی ولادت 260ھ میں بصرہ میں ہوئی۔

تجدیدی کارنامہ:

آپ نے اپنی تحریر وتقریر کے ذریعہ فرقۂ معتزلہ اور دوسرے فرقوں کی سرکوبی فرمائی۔ آپ خود معتزلہ کی مجلسوں میں جاکر، ان کے سربرآوردہ لوگوں سے مل کر ان کو مطمئن کرنے اور حق کی تفہیم کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ معتزلہ کے سوالات اور اعتراضات کے جوابات اس آسانی کے ساتھ دیتے تھے، محسوس ہوتا تھا کہ کوئی تجربہ کار، کہنہ مشق اور ماہر فن استاد، مبتدی طالب علموں کے سوالات کا جواب دے رہا ہے۔

☆ تیسری صدی کے دوسرے مجدد:

2: حضرت امام ابوالعباس عمر بن سریج شافعی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ کی ولادت 240ھ میں عراق کے شہر بغداد شریف میں ہوئی۔

تجدیدی کارنامہ:

آپ نے اپنے زمانے میں ظاہریہ، معتزلہ اور دیگر فتنوں کا جواں مردی کے ساتھ قلع قمع کیا اور اور دین وسنت کی تجدید واحیاء کا عظیم الشان کارنامہ انجام دیا۔ آپ نے فتنہ ظاہریہ کا زبردست رَدّ بلیغ کیا۔ جب فتنۂ ظاہریہ کے بانی ابوداؤد ظاہری کے باطل عقائد ونظریات زور پکڑنے لگے تو آپ نے اپنی شان مجددیت سے ہر طریقے سے اس فتنے کا تعاقب کیا۔ یہ آپ ہی کی مجددانہ کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج فتنۂ ظاہریہ صفحۂ ہستی سے مٹ چکا ہے۔

☆ چوتھی صدی کے مجدد:

1: حضرت امام ابوطیب بن محمد صعلوکی علیہ الرحمہ:

آپ علیہ الرحمہ خراسان کے مشہور شہر نیشاپور کے رہنے والے تھے۔
آپ علیہ الرحمہ امام شافعی علیہ الرحمہ کے مقلد تھے۔

☆ تجدیدی کارنامہ:

آپ کے زمانے میں باطل نے جب بھی اپنا سر اٹھایا اور غیروں نے اسلام کے تقدس پر حملہ کرنے کی ناپاک کوششیں کیں تو آپ حق کی حمایت میں سینہ سپر رہے۔ ہر محاذ پر ان کا مقابلہ کیا۔ ان سے مناظرے کئے، ان کے مکر وفریب سے اُمّت مسلمہ کو محفوظ رکھنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادی چنانچہ اس حوالہ سے کرامیہ، معتزلہ اور رافضی وغیرہ اہل بدعت وضلالت سے آپ کا مقابلہ اور مناظرہ آپ کے تجدیدی کارناموں کی ایک زندہ مثال ہے۔

☆ پانچویں صدی کے مجدد:

1: حجۃ الاسلام ابوحامد امام محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ کی ولادت 450ھ میں خراسان کے ایک ضلع ''طوس'' کے علاقے ''طابران'' میں ہوئی۔ آپ کے والد ''غزال'' یعنی پنبہ فروش تھے۔ اسی مناسبت سے آپ ''غزالی'' کے نام سے مشہور ہوئے۔

☆ تجدیدی کارنامے:

پانچویں صدی ہجری میں فلاسفہ کا دور دورہ تھا۔ فلسفہ لوگوں کے عقلوں

پر اس قدر حاوی ہو گیا تھا کہ وہ اسلام سے متضاد فلسفہ کے افکار ونظریات کو بھی خوشی سے ہضم کئے جا رہے تھے بلکہ اس کی روشنی میں اسلام کے مستحکم اور مضبوط قوانین تارِ عنکبوت کی طرح کمزور نظر آ رہے تھے۔ امام غزالی علیہ الرحمہ نے فلسفہ کے سارے نشیب وفراز میں موجود غلطیوں سے پردہ ہٹا کر لوگوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت فرمائی۔

آپ کے دور میں دوسرا بڑا فتنہ ”فرقۂ باطنیہ“ تھا۔ یہ ظاہر قرآن کو چھوڑ کر اس کا باطن معنی لینے کے قائل تھے چنانچہ اس فرقے نے کہنا شروع کر دیا کہ قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے لیکن مراد باطنی معنی ہیں۔ ظاہری معنی مراد نہیں ہیں۔ اس فرقہ نے اسلام کو شدید نقصان پہنچایا۔ مسلمانوں کے عقائد ونظریات کو بھی کمزور کیا مگر ایسے نازک دور میں امام غزالی علیہ الرحمہ نے اس فرقہ کا بھی زبردست رد بلیغ فرمایا۔ کتابیں تصنیف فرمائیں اور مسلمانوں کو گمراہی سے بچایا۔ اس کے علاوہ آپ نے اصلاح اُمت کے لئے نباض قوم بن کر ”احیاء العلوم“ کے نام سے کتاب لکھ کر اُمت مسلمہ کو شاندار تحفہ عطا فرمایا۔

☆ چھٹی صدی کے مجدد:

1: امام فخر الدین محمد بن عمر رازی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ علیہ الرحمہ کی ولادت 544ھ میں عراق کے شہر ”رے“ میں ہوئی۔

تجدیدی کارنامے:

آپ کے دور میں بدعقیدہ عناصر نے چاروں طرف سے دین اسلام اور مسلمانوں کے عقائد ونظریات پر حملے کئے۔ فرقۂ واصلیہ، فرقۂ کرامیہ، فرقۂ عمریہ، فرقۂ ہذیلیہ اور فرقۂ کعبیہ وغیرہ نے سر اٹھایا۔ آپ نے مناظرے کئے۔ کتابیں تحریر فرمائیں اور ان کا بھرپور جواب دیا اور پوری زندگی ڈٹ کر آپ نے ان فرقوں کا مقابلہ کیا اور مسلمانوں کے عقائد ونظریات کا تحفظ فرمایا۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ، جلد دوم، صفحہ نمبر 286)

☆ ساتویں صدی کے مجدد:

1: حضرت تقی الدین محمد بن دقیق العید قشیری علیہ الرحمہ:

ولادت: حجاز کے مشہور شہر ”ینبع“ کے قریب 25 شعبان 625ھ میں پیدا ہوئے۔

تجدیدی کارنامے:

آپ کے دور میں تاتاریوں کا فتنہ زور پکڑ چکا تھا۔ تاتاریوں نے اپنی

یلغار اور حملہ سے عالم اسلام اور بلادِ اسلام میں عجیب صورت حال پیدا کردی تھی۔ جس بستی سے جاتے، گھر کے گھر ویران کردیتے۔ آپ نے ہی پہلے سے تاتاریوں کی فوج کی شکست کی خبر اپنی روحانی طاقت سے دی تھی۔

آپ نے درس وتدریس اور کتابیں تحریر کرکے اُمت مسلمہ کے عقائد و اعمال کی اصلاح فرمائی۔ امام شہاب الدین احمد بن ادریس مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام تقی الدین قشیری علیہ الرحمہ چالیس سال تک رات میں نہ سوئے۔ ان ایام میں صبح کی نماز ادا کر کے چاشت کے وقت تک اپنے پہلو پر لیٹ جاتے۔

علمائے اسلام نے آپ کو ساتویں صدی کا مجدد قرار دیا۔

☆ آٹھویں صدی کے مجدد:

1: حضرت عبدالرحیم بن حسین زین الدین عراقی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ کی ولادت 11 جمادی الاولیٰ 725ھ میں مصر میں ہوئی۔

☆ تجدیدی کارنامے:

آپ کے دور میں اسلامی تعلیمات کے مفاہم کو غلط ٹھہرانے اور صفحہ

ہستی سے مٹانے کی ناکام کوشش کی گئی۔ اسلام کے صحیح افکار ونظریات کو مسخ کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ آپ نے اپنی مجددانہ صلاحیتوں سے احادیث کے صحیح معانی ومطالب سے لوگوں کو روشناس کرایا اور احادیث کے معانی کو مسخ کرنے والوں کا چہرہ بے نقاب فرمایا اور نبی کریم ﷺ کی مردہ سنتوں کو زندہ فرمایا۔ آپ نے 75 سے زائد عربی کتابیں تحریر فرمائیں اور علوم وفنون کے دریا بہائے اور باطل کو شکست سے دو چار کیا۔

☆ نویں صدی کے مجدد:

1: حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی علیہ الرحمہ:

ولادت: ماہ رجب 849ھ میں مصر میں ہوئی۔

☆ تجدیدی کارنامے:

امام سیوطی علیہ الرحمہ مقبول بارگاہ رسالت ہستی ہیں۔ نبی پاک ﷺ کی نگاہ فیض سے رب تعالیٰ نے آپ علیہ الرحمہ کو متعدد علوم وفنون کی بے پناہ صلاحیتوں سے بہرہ مند فرمایا تھا۔ آپ نے ان صلاحیتوں کو تصنیف وتالیف میں صرف کردیا۔ آپ نے تقریباً چھ سو کتابیں لکھ کر اس وقت کی باطل قوتوں

کا بھرپور مقابلہ کیا۔ اپنی تصانیف ہی کی وجہ سے دنیا بھر میں آج بھی جانے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ علیہ الرحمہ نے عید میلاد النبی ﷺ کو بدعت کہنے والوں کا ''حسن المقصد'' لکھ کر ان کا منہ بند کردیا۔ ''الخصائص الکبریٰ'' لکھ کر عظمت مصطفی ﷺ کا انکار کرنے والوں کا منہ بند کردیا۔ جب حضور ﷺ کے والدین کریمین کے صاحب ایمان ہونے پر اعتراض اٹھایا گیا تو آپ نے ''مسالک الحنفاء'' سمیت چھ کتابیں لکھ کر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کردیئے۔ اس کے علاوہ صحیح اسلامی تاریخ پر آپ نے تاریخ الخلفاء جیسی شاندار کتاب لکھ کر اُمت مسلمہ کو علم کا خزانہ عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو اور ہمیں بھی آپ کا فیض نصیب ہو۔

☆ دسویں صدی کے مجدد:

1: شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ علیہ الرحمہ کی ولادت ہند کے شہر دہلی میں ماہ محرم الحرام 956ھ میں ہوئی۔ سنہ پیدائش کے سلسلے میں ایک تاریخ 958ھ بھی ملتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

☆ تجدیدی کارنامے:

شیخ کے زمانے میں مہدوی تحریک نے سر اٹھایا۔ یہ اپنے زمانے کا بہت بڑا فتنہ تھا۔ مہدوی تحریک کا بانی سید محمد جون پوری تھا جس نے 1495ء میں مہدویت کا اعلان کردیا۔ مہدویت کا تصور اسلام کے ایک بنیادی عقیدہ ختم نبوت سے ٹکراتا تھا۔ جون پوری کا دعویٰ تھا کہ ہر وہ کمال جو حضور ﷺ کو حاصل تھا، مجھے بھی حاصل ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں اصالۃً تھا اور یہاں تبعاً ہے۔ شیخ نے اس کے خلاف کلمۂ حق بلند کیا اور مدارج النبوۃ نامی کتاب لکھ کر اس فتنے کا سدباب کیا اور نبی پاک ﷺ کے بلند و بالا مقام سے عوام الناس کو روشناس کرایا۔

دوسرا فتنہ نظریۂ الفی اٹھا، یہ فتنہ لوگوں کو یہ بتاتا تھا کہ اسلام کی مدت صرف ایک ہزار برس کی تھی اور اس مدت کے خاتمہ کے بعد احکام اسلامی اور شریعت اسلامیہ کے اتباع کی ضرورت ختم ہوگئی۔

شیخ نے مذکورہ نظریہ کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی احکام ہر زمانہ اور ہر قوم کے لئے ہے۔ زمان و مکان کی پابندی بے معنی ہے۔ نیز شریعت محمدی اعتدال کا راستہ ہے اور یہی اس شریعت کے ابدی ہونے کی دلیل ہے۔

اس کے علاوہ بھی شیخ نے مشکوٰۃ شریف کی توضیح اور تشریح کرکے بنام

"اشعۃ اللمعات" اس اُمّت کو عظیم الشان تحفہ عطا فرمایا اور کئی کتب آپ نے تحریر فرما کر اُمّت مسلمہ کی اصلاح کے لئے سامان کر گئے۔

اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو اور ہمیں آپ کا فیض نصیب ہو۔ آمین

☆ گیارہویں صدی کے مجدد:

1: امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ علیہ الرحمہ 14 شوال المکرم 971ھ میں سرہند ضلع پٹیالہ پنجاب میں پیدا ہوئے۔

☆ تجدیدی کارنامہ:

حضرت امام ربانی علیہ الرحمہ ایک مخلص داعی اور دردمند پرسوز مبلغ تھے۔ آپ کا انداز دعوت و تبلیغ انتہائی حکیمانہ، ہمدردانہ اور مصلحانہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی دعوت کے مخاطب جہاں عام لوگ تھے، وہیں حکمران وقت بھی تھے۔

آپ کے دور کا سب سے بڑا فتنہ "دین الٰہی" تھا جو کہ اکبر بادشاہ نے ایجاد کیا تھا۔ دین الٰہی کی اجمالی فہرست یہ ہے۔

1...... ملا عبد اللہ سلطان پوری نے حج کے اسقاط کا فتویٰ دیا۔

2...... ملا سعید نے داڑھیاں منڈوانے کے سلسلہ میں ایک حدیث گڑھی۔

3...... بادشاہ کے لئے سجدۂ تعظیمی کو جائز قرار دیا گیا۔

4...... لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ کلمہ پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

5...... سود کو حلال قرار دیا گیا۔

6...... شراب کو حلال اور پاک قرار دیا گیا۔

7...... چار وقت سورج کی پرستش لازم قرار دی گئی۔

8...... مساجد کو مندروں میں تبدیل کر دیا گیا۔

9...... روزہ رکھنے کی ممانعت قرار دی گئی۔

10...... خنزیر کے گوشت کو جائز قرار دیا گیا۔

11...... ماتھے پر قشقہ لگانا، گلے میں زنار پہننا اور غسل جنابت نہ کرنا دین الٰہی کا شعار قرار دیا گیا۔

مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے ڈٹ کر اس فتنے کا مقابلہ کیا۔ آپ کو قید کیا گیا۔ آپ کے مکان کو جلا دیا گیا۔ گھر کا تمام سامان باہر پھینک دیا گیا مگر آپ ڈٹے رہے اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیاب و کامران فرمایا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان کے فیض سے مالا مال

فرمائے۔آمین

☆ گیارہویں صدی کے دوسرے مجدد:

2:حضرت اورنگزیب عالم گیر علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ 15 ذی قعدہ 1072ھ میں مالوہ و گجرات کے سرحدی مقام ''دوحد'' میں پیدا ہوئے۔

☆ تجدیدی کارنامے:

حضرت اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمہ کی تخت نشینی سے پہلے شاہ جہاں کے زمانے ہی میں اخلاقی اور اجتماعی حالت نہایت خراب تھی۔ بداخلاقی، توہم پرستی اور الحاد سے یہ دنیا بھری پڑی تھی۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ تخت نشین ہوتے ہی ان تمام خرابیوں کو ختم کرنے میں مصروف عمل ہوگئے۔ اس کے ساتھ ساتھ بھنگ کی کاشت کاری، شراب نوشی ممنوع قرار دی، جوا بند کرنے کا حکم صادر فرمایا اور بازاری عورتوں کو وارننگ دے دی کہ وہ شادی کرلیں، یا ملک چھوڑ دیں۔ غیر شرعی ٹیکس ختم کروایا، ہندوؤں سے جزیہ اور مسلمانوں سے زکوٰۃ وصولی پر زور دیا۔ رقص و سرور کی محفلیں، موسیقی، جھوٹی شاعری، تعظیمی سجدہ اور غیر اسلامی رسومات سے شاہی دربار کو

پاک کردیا گیا۔

حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ نے اسلام کو زندہ کیا۔ آپ کے دور میں پھر اسلام کی بہاریں دنیا کو دیکھنا نصیب ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے اور ہمیں آپ کا فیض نصیب فرمائے۔
آمین

☆ بارہویں صدی کے مجدد:

☆ سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ:

ولادت: 25 رمضان المبارک 1159ھ میں ہند کے شہر دہلی میں پیدا ہوئے۔

☆ تجدیدی کارنامہ:

بارہویں صدی ہجری کے پرفتن دور میں دین وسنیت کی دیواریں خستہ حالی کا شکار ہورہی تھیں۔ طرح طرح کے اعتقادی اور عملی فتنے پیدا ہورہے تھے۔ کہیں رافضیت، کہیں خارجیت سر اٹھا رہی تھی۔ ایسے نازک دور میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنے درس و تدریس، مواعظ، تحریروں اور فتاویٰ کے ذریعے فتنوں کی سرکوبی فرمائی۔ لوگوں کے

عقائد واعمال کی اصلاح فرمائی۔ آپ کی کوششوں سے کئی فتنے دم توڑ گئے۔ اسی بناء پر علمائے اسلام آپ کو بارھویں صدی کا مجدد قرار دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو اور ہمیں آپ کا فیض نصیب ہو۔ آمین

☆ تیرھویں صدی کے مجدد:

☆ حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی علیہ الرحمہ:

ولادت: 17 رجب 1253ھ میں بدایوں کی سرزمین پر آپ کی ولادت ہوئی۔

☆ تجدیدی کارنامے:

آپ کے دور میں انکارِ شفاعت، فرقۂ نیچری، فرقۂ رافضی اور دیگر فتنوں نے اپنے باطل عقائد کا زور وشور سے پرچار کرنا شروع کیا۔ آپ نے تمام فتنوں کے خلاف الگ الگ کتابیں لکھ کر ان کی عمارت کو زمین بوس کردیا جس کی ترجمانی امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ نے یوں فرمائی۔

رفض و تفضیلیت نجدیت کا گلا
تیرے ہاتھوں کٹا محبِّ رسول

ماتمی ہیں زناں نجد کی ہائے
بیوہ تونے کیا محبِّ رسول

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے اور ہمیں آپ کا فیض نصیب فرمائے۔ آمین

☆ تیرھویں صدی کے دوسرے مجدد:

2: حضرت سید احمد زینی دحلان مکی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ کی ولادت 1231ھ بمطابق 1816ء میں ہوئی۔

تجدیدی کارنامہ:

آپ علیہ الرحمہ کے زمانے میں فتنۂ وہابیت عروج پر تھا اور دین حنیف کے منور چہرے کو مسخ کرنے کی ناکام کوششیں کررہا تھا۔ آپ نے پوری زندگی اس فتنے کی سرکوبی فرمائی اور اُمّت مسلمہ کو ایمان سوز عقائد باطلہ اختیار کرکے ہلاکت خیزی میں مبتلا ہونے سے بچالیا اور دعوت وتبلیغ کے تمام تر ممکنہ وسائل کا استعمال کرکے انہیں صحیح راہ دکھائی۔ تصنیف وتالیف اور تقریر تدریس کے ذریعہ شجر اسلام کی آبیاری کی اور احیائے سنت کا عظیم فریضہ انجام دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا انہیں تیرھویں صدی کے مجدد کی حیثیت

سے جانتی اور مانتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو اور ہمیں آپ کا فیض نصیب ہو۔ آمین

☆ چودھویں صدی کے مجدد:

☆ امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ:

ولادت: 10 شوال المکرم 1272ھ بمطابق 14 جون 1856ء محلہ جسولی بریلی ہند میں پیدا ہوئے۔

☆ تجدیدی کارنامے:

آپ کے دور میں نت نئے فتنے سر اٹھا رہے تھے جس میں فتنۂ وہابیت، فتنۂ دیوبندیت، فتنۂ غیر مقلدین، فتنۂ نیچریت، فتنۂ رافضیت، فتنۂ خارجیت، فتنۂ قادیانیت، فتنۂ ناصبیت، فتنۂ تفضیلیت، فتنۂ انکارِ حدیث، فتنۂ انکار شفاعت، فتنۂ انکار سماع موتی، فتنۂ آریہ، فتنۂ چکڑالوی وغیرہا ایسے ایسے فتنے کہ حق و باطل کا فرق کرنا دشوار تھا۔ آپ تن تنہا ساری زندگی ان فتنوں کا مقابلہ کرتے رہے اور ہر فتنے کو اپنا دفاع کرنے پر مجبور کر دیا۔

آپ کے انہی کارناموں کو دیکھ کر علامہ عبدالمقتدر بدایونی علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: جناب عالم اہلسنت، مجدد ماۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خان

صاحب، اجتماع میں موجود تمام علمائے کرام نے اس کی تائید فرمائی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے اور ہمیں آپ کا فیض نصیب فرمائے۔ آمین

محترم حضرات! یہ بہت مختصر کر کے میں نے آپ کے سامنے چودہ صدیوں کے مجدد کا اجمالی تعارف اور ان کے کارنامے بیان کئے۔ دعا ہے رب تعالیٰ ہمیں ان کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ